



4713CH03

پھول والوں کی سیر

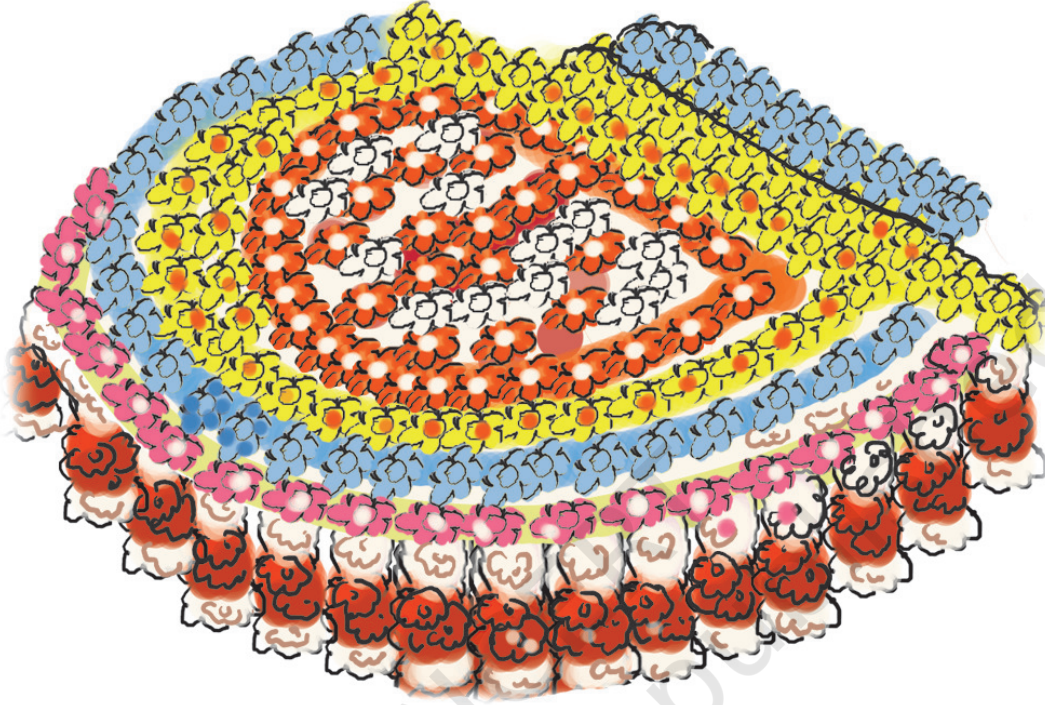
ہمارے ملک ہندوستان میں الگ الگ مذہبوں کے ماننے والے رہتے ہیں۔ ہندو، مسلمان، سکھ، عیسائی سبھی لوگ اپنے اپنے مذہبی تہوار جیسے دیوالی، عید، گرو پرب اور کرسمس بڑے جوش و خروش سے مناتے ہیں۔ اگر ہندوستان کی گنگا جمنی تہذیب اور ہندو مسلم بھائی چارے کو کسی تہوار کی شکل میں دیکھنا ہو تو دہلی کے مشہور میلے پھول والوں کی سیر کا میلہ دیکھنا چاہیے۔ یہ دہلی کا سب سے مشہور میلہ ہے۔

اس میلے یا تہوار کی ابتدا تقریباً ڈھائی سو سال پہلے مغل بادشاہ اکبر شاہ ثانی کے زمانے میں ہوئی تھی۔ یہ وہ زمانہ تھا جب انگریز ہندوستان کی حکومت میں دخل دینے لگے تھے۔ انگریز ہمارے ملک میں تجارت کی غرض سے آئے تھے، لیکن یہاں آ کر انھوں نے ہندوستان کے لوگوں میں پھوٹ ڈالی اور انھیں آپس میں لڑا کر کمزور کیا پھر بہت سے علاقوں پر قابض ہو گئے۔

ایک دن مغل شہزادے مرزا جہانگیر نے ایک انگریز پرگولی چلا دی۔ ریڈیٹ انگریز افسر ہوتا تھا جو بادشاہ کے درباری کاموں میں دخل دے سکتا تھا۔ سزا کے طور پر انگریزوں نے شہزادے کو الہ آباد میں قید کر دیا۔

بے چارہ بادشاہ کچھ بھی نہ کر سکا۔ یہ زمانہ انیسویں صدی کے شروع کا تھا۔ اس وقت اکبر شاہ ثانی حکمراں تھے۔ جب مرزا جہانگیر قید سے رہا ہو کر دہلی آئے تو ان کی والدہ نے بڑی دھوم دھام سے مہرولی میں مشہور بزرگ خواجہ بختیار کاکی کے مزار پر پھولوں کی چادر چڑھائی۔ شہر کے پھول والوں نے جو سنہری چادر بنائی تھی، اس میں پھولوں کا پنکھا بھی لٹکا دیا۔ خوشی کے اس موقع پر مہرولی میں ایک میلہ سا لگ گیا۔

بادشاہ کو یہ میلہ بہت پسند آیا اور تبھی سے ہر سال بھادوں کے شروع میں مہرولی کی درگاہ اور جوگ مایا کے مندر



میں پھولوں کے پتکھے چڑھائے جانے لگے۔ اس زمانے میں دہلی کی آبادی شاہجہاں آباد یعنی پرانی دہلی تک محدود تھی جسے شاہجہاں بادشاہ نے بسایا تھا۔ بادشاہ پھول والوں کی سیر کا اعلان کرتا تھا تو سارا شہر تیار یوں میں لگ جاتا۔ لوگ نئے نئے کپڑے سلواتے، کارخانہ دار پتی ڈال کر پیسے اکٹھے کرتے۔ مہرولی اس زمانے میں شہر سے بہت دور سمجھا جاتا تھا، وہاں جانے کے لیے رتھ، ہیل گاڑی، گھوڑے اور پالکیاں استعمال کیے جاتے۔ غریب لوگ اپنا سامان گٹھری میں باندھ کر پیدل ہی مہرولی جاتے تھے۔ راستے میں طرح طرح کی دوکانیں لگتی تھیں۔ لوگ کھاتے پیتے، ہنستے گاتے مہرولی کی طرف چلتے جاتے تھے۔ کوئی گھوڑے پر سوار، کوئی پالکی پر لد اہوا، کہار ہانپتے کانپتے بھاگ رہے ہیں۔ اس میلے میں صرف مرد ہی جاتے تھے، عورتیں شہر میں ہی رہتی تھیں۔ گھوڑوں کی سجاوٹ اور پالکیوں کی بناوٹ قابل دید ہوتی تھی۔ پھول والوں کی سیر کے موقع پر دہلی کا شہر تقریباً خالی ہو جاتا تھا۔ مہرولی میں رئیس لوگ اپنے مکانوں اور حویلیوں میں ٹھہرتے، عام لوگ باغوں اور کھنڈروں میں ڈیرے ڈالتے تھے۔ بارش کا موسم باغوں

میں بیڑوں کا لہلہانا خوب لطف دیتا تھا، کڑھائیوں میں پکوان پک رہے ہیں، مہرولی کا بازار میوں، مٹھائیوں اور کھلونوں سے پٹا پڑا ہے۔ پوریوں، کچوریوں، کباب، پراٹھے، بریانی، مزعفر اور تنجن کی خوشبو سے گلی کوچے مہک رہے ہیں۔ بادشاہ، شہزادے اور شہزادیاں کئی دن تک مہرولی میں رہتے تھے۔ گشتیاں دیکھتے، مرغے اور تیر لڑاتے تھے۔ بادشاہ اور شہزادے شمسی تالاب کے آس پاس سیر کرتے۔

مہینے کی چودھویں رات کو مغرب کے بعد پھولوں کا بڑا خوب صورت پنکھا جوگ مایا مندر کے لیے اٹھتا تھا۔ راستے میں مشعل، لالٹین، فانوس اور دیوار گیری کی روشنی سے دن کا سماں ہوتا تھا۔ پنکھے کے آگے آگے ڈھول تاشے والے رنگ برنگی وردیاں اور گول ٹوپیاں پہنے زور و شور سے ڈھول تاشے بجایا کر آسمان سر پر اٹھالیتے تھے۔



پہلو انوں کے اکھاڑے زور دکھاتے تھے۔ سٹے کٹورے بجا بجا کر پانی پلاتے جاتے۔ سب سے آخر میں پنکھا اور پھول والوں کا غول ہوتا تھا۔

پنکھا بہت بڑا ہوتا تھا اور بانس کی کھپٹیوں پر رنگ برنگی پتیاں چڑھی ہوئیں آئینے لگے ہوتے۔ رنگ برنگ کے پھولوں کی بہار کے ساتھ پنکھا ایک لمبے بانس پر لٹکا ہوتا تھا۔ پنکھے کا یہ جلوس شاہی دروازے کے سامنے پہنچتا۔ بادشاہ بارہ دری میں سے نظارہ کرتے۔ بیگمات چلمنوں کے پیچھے سے یہ تماشا دیکھتی رہتیں۔ بادشاہ سلامت باجے والوں، پہلو انوں اور پھول والوں کو انعام دیتے۔ یہاں سے آدھی رات کے قریب جوگ مایا مندر میں ہندو، مسلمان مل کر پنکھا چڑھاتے اور چاند کی روشنی میں تبرک پر سادلے کرواپس آتے۔ اگلے دن اسی دھوم دھام سے خواجہ بختیار کاکی کی درگاہ پر پنکھا چڑھانے کی رسم دوہرائی جاتی۔ بادشاہ اور شہزادے دونوں پنکھے کے ساتھ ساتھ احترام سے چلتے تھے۔ آخری مغل بادشاہ بہادر شاہ ظفر کے زمانے میں پھول والوں کی سیر کا میلہ اور زیادہ بارونق ہو گیا تھا کہ 1857 میں عوام نے انگریزوں کے خلاف جنگ چھیڑ دی۔ کچھ مہینے بعد یہ جنگ ناکام ہوئی اور دہلی برباد ہو گئی۔

جب مغلوں کی بادشاہت ہی مٹ گئی تو پھول والوں کی سیر کون کرتا۔ چنانچہ یہ میلہ بند ہو گیا۔ آزادی کے بعد ہندوستان کے ہر دل عزیز وزیر اعظم جواہر لعل نہرو نے ہندو مسلم بھائی چارے کے اس خوب صورت تہوار کو دوبارہ شروع کرایا۔ شاہی زمانے میں یہ میلہ برسات میں لگتا تھا۔ آج کل یہ اکتوبر کے مہینے میں ہوتا ہے۔ ان دنوں موسم گلابی ہوتا ہے اور ہر طرف ہریالی چھائی رہتی ہے۔

حالانکہ پھول والوں کی سیر میں پہلے جیسا جوش و خروش تو اب نہیں رہا ہے، لیکن حکومت نے ہندو مسلم بھائی چارے کو فروغ دینے کے لیے اس تہوار کو زندہ رکھا ہے۔ آج بھی ہندو، مسلم، سکھ، عیسائی بڑی تعداد میں اس میلے میں شامل ہوتے ہیں۔

معنی یاد کیجیے

بیوپاری	:	تاجر
وجہ، سبب، کام	:	غرض
حکومت کرنے والا	:	حکمران
اللہ کا نیک بندہ، بوڑھا شخص	:	بزرگ
پانگ، سخی ہوئی چارپائی	:	چھپرکھٹ
ہندی مہینے کا نام، ہندی سال کا چھٹا مہینہ	:	بھادوں
کسی بزرگ کا مزار	:	درگاہ
چندہ جمع کرنا	:	پتی ڈالنا
دیکھنے کے لائق	:	قابل دید
بڑے مکان	:	حویلیاں
ٹوٹی پھوٹی عمارت	:	کھنڈر
کسی جگہ ٹھہرنا	:	ڈیرے ڈالنا
پھل	:	میوہ
گوشت اور چاولوں سے تیار کیا جانے والا بیٹھا پلاؤ	:	تنجن
زعفران سے تیار کیا جانے والا زردہ	:	مزعفر
چراغ	:	مشعلیں
باجے کا نام	:	تاشے
بہت شور مچانا	:	آسماں سر پراٹھانا
پانی پلانے والے	:	سقے
چراغ دان، مراد چراغ، شمع	:	فانوس

دیوار گیری	:	دیوار سے لٹکے ہوئے چراغ یا شمعیں
جلوس	:	بہت سارے لوگوں کا اکٹھا کسی مقام تک جانا
بارہ دری	:	بارہ دروازے والا محل

سوچیے اور بتائیے۔

1. ہندوستان کے مذہبی تہوار کون کون سے ہیں؟
2. پھول والوں کی سیر کی کیا خاصیت ہے؟
3. انگریز ہندوستان میں کیوں آئے؟
4. پرانے زمانے میں کون کون سی سواریاں استعمال ہوتی تھیں؟
5. میلے کے اہتمام میں بادشاہ کیا کرتے تھے؟
6. جوگ مایا کا مندر اور خواجہ بختیار کا کی درگاہ کہاں واقع ہیں؟
7. آخری مغل بادشاہ کا نام کیا تھا؟
8. آزادی کے بعد پھول والوں کی سیر کس نے شروع کرائی؟
9. پھول والوں کی سیر کا میلہ ہمارے لیے کیوں اہم ہے؟

خالی جگہ کو صحیح لفظ سے بھریے۔

1. _____ کی سیر سبھی مذہب کے لوگ مناتے ہیں۔
2. انگریزوں نے _____ کو قید کر دیا۔
3. خواجہ _____ کا مزار مہرولی میں ہے۔
4. _____ پر بیٹھ کر لوگ مہرولی جاتے تھے۔
5. پھول والوں کی سیر _____ کے موسم میں ہوتا تھا۔

6. پھول والوں کی سیر مہینے کی _____ رات کو منایا جاتا تھا۔
7. پہلے دن پھولوں کا پنگھا _____ کے مندر پر چڑھایا جاتا تھا۔
8. دوسرے دن پھولوں کا پنگھا _____ کی درگاہ پر چڑھایا جاتا تھا۔

نیچے لکھے ہوئے لفظوں کو اپنے جملوں میں استعمال کیجیے۔

جوش و خروش دخل قید دارالسلطنت فروغ احترام غول پرساد

بلند آواز سے پڑھیے۔

بلا تکلف دارالسلطنت مزعفر تنجن مشعلیں فروغ

واحد سے جمع اور جمع سے واحد بنائیے۔

مذاہب علاقہ انگریزوں گاڑی پنکھوں پاکی حویلی کڑھائی

ان لفظوں کے متضاد لکھیے۔

بادشاہ قید برباد رونق پسند

عملی کام

- پھول والوں کی سیر اپنے لفظوں میں لکھیے۔
- کسی میلے کا آنکھوں دیکھا حال اپنے لفظوں میں بیان کیجیے۔

غور کرنے کی بات

- گنگا اور جمنا ہندوستان کی دو مشہور ندیاں ہیں جو الہ آباد کے مقام پر آپس میں ملتی ہیں۔ شہر الہ آباد پر یاگ کے نام سے بھی جانا جاتا ہے، جو ہندوؤں کا مشہور تیرتھ استھان ہے۔
- مختلف زبانیں بولنے والے الگ الگ مذہبوں پر چلنے والے بھی گنگا جمنا کی طرح آپس میں مل کر رہتے ہیں، اسی لیے ان کے ملاپ کو گنگا جمنا ملاپ اور ان کی ملی جلی تہذیب کو گنگا جمنا تہذیب کہتے ہیں۔